سوال

ہم کیک بنانے کا کاروبار کرتے ہیں۔ بعض اوقات لوگ ہمارے پاس برتھ ڈے کیک یا کرسمس کیک بنوانے کے لیے آتے ہیں اور تقاضا کرتے ہیں کہ اس پر سالگرہ مبارک لکھ کر دیں یا کسی جانور یا گڑیا کی تصویر بنا کر دیں، اس کاروبار کا کیا حکم ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سالگرہ منانا کافروں کا تہوار ہے۔ وہ BirthDay مناتے ہیں، اور کیک کاٹنے کی رسم بھی کرتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَن تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (سنن أبي داود، اللباس: 4031)

جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے، وہ ان ہی میں سے ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگرچہ اس حدیث کا ظاہری معنی کفار کی مشابہت اختیار کرنے والے کے کافر ہونے کا تقاضا کرتا ہے، لیکن کم از کم یہ معنی ضرور ہے کہ کفار سے مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔ (دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم از ابن تیمیہ، صفحہ 82-83)

کافروں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کرنے کا سبب یہ ہے کہ جب کوئی شخص ظاہری طور پر کسی قوم سے وضع قطع اور چال چلن میں مشابہت اختیار کرتا ہے تو آہستہ آہستہ غیر محسوس انداز میں اس کا باطن بھی انہیں کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔

اس لیے اگر کوئی شخص سالگرہ منانے کا اہتمام ثواب سمجھ کر کرتا ہے تو اس کے ناجائز ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کی ولادت یا آئندہ یوم ولادت کے موقع پر ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا بچے کی ولادت کے ساتویں دن عقیقہ کرنے کا حکم ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں بھی بچوں کی پیدائش ہوتی تھی، انہوں نے بھی سالگرہ منانے کا کوئی اہتمام نہیں کیا، لہذا ہمیں بھی ایسے کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تین افضل صدیوں میں نہیں کیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

مَن عَمِلَ عَمَلًا لَيسَ عَلَيهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌ (صحیح مسلم، الأقضية: 1718)

جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہیں ہے وہ مردود (باطل) ہے۔

اگر سالگرہ منانے کو دینی رنگ نہ بھی دیا جائے تو بھی مغربی تہذیب سے مشابہت کی بنا پر جائز نہیں ہے۔

کرسمس منانا بدعت ہے اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں (کافروں) کے مذہبی شعائر میں انکی مشابہت ہے۔ مسلمان کو غیر مسلموں کی مشابہت اختیار کرنے اور ان کے مذہبی رسوم ورواج میں شرکت کرنے سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ اوپر حدیث مبارکہ گزر چکی ہے۔

اس لیے عیسائیوں کے مذہبی تہوار کرسمس پر انہیں مبارکباد دینا بالاتفاق حرام ہے؛ کیونکہ مبارکباد دینے میں انکے کفریہ نظریات کا اقرار اور ان سے رضامندی کا اظہار ہے۔ ایسے ہی کرسمس کی تقریبات منعقد کرتے ہوئے کافروں کی مشابہت اختیار کرنا، تحائف کا تبادلہ کرنا، مٹھائیاں تقسیم کرنا، کھانے تیار کرنا اور عام تعطیل کرنا، یہ سب حرام ہے

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

لَاتَدْخُلُوا عَلَى الْمُشْرِكِينَ فِي كَنَائِسِهِمْ يَوْمَ عِيدِهِمْ، فَإِنَّ السَّخْطَةَ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ (مصنف عبد الرزاق: 1609، السنن الکبری للبیہقی: 18861 (صحیح)

مشرکوں کی عید کے دن ان کے کلیساؤں میں نہ جایا کرو کیونکہ ان پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اترتی ہے۔

کیک بنا کر تجارت کرنا جائز ہے، اگر کوئی شخص آپ سے کیک خریدنے آتا ہے اور آپ کو علم نہیں ہے کہ کس مقصد کے لیے لینے آیا ہے تو اسے بیچنا جائز ہے۔ اگر خریدار سالگرہ کا کیک بنانے کا کہے یا قرائن سے معلوم ہو جائے کہ یہ سالگرہ کے لیے کیک خریدنے آیا ہے، تو پھر اسے کیک بیچنا جائز نہیں ہوگا۔ اسی طرح کیک پر کسی انسان یا جانور کی تصویر بنانا بھی جائز نہیں ہے۔

ایسے ہی اگر کوئی غیر مسلم کیک خریدنے کے لیے آتا ہے، تو آپ اسے بیچ سکتے ہیں، لیکن اگر وہ آپ کو کرسمس کا کیک بنانے کا کہے یا قرائن سے معلوم ہو جائے کہ وہ یہ کیک کرسمس پر کاٹنے کے لیے لے کر جا رہا ہے تو اسے کیک بیچنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ جیسے سالگرہ اور کرسمس منانا جائز نہیں ہے اسی طرح اس میں کسی طرح سے تعاون کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے :

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ: 2).

اور نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد